

ساتھ ہی اس بحث کو ختم کیا جاتا ہے کیونکہ اس مکتب کے بعد بحث کو مزید آگے بڑھانے کی ضرورت باقی نہیں رہی اس کے ساتھ ہی ہم ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے اہل علم کی روایت کو بخاتے ہوئے اپنی غلطی کے اعتراف میں کوئی جھگٹک محسوس نہیں کی جس سے ان کے علمی وقار اور احترام میں یقیناً اضافہ ہوا ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت کے ساتھ اپنا علی سفر جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمين لال العالمین۔

(ادارہ)

ڈاکٹر محمد حمید اللہ کا خط

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلياً

محترم جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ صداقتِ اسلام پشاور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ، آپ کے مؤقر رسائل سے بدقتی ہے فرانس جیسے دور دراز ملک میں واقف نہ ہو سکا تھا۔ اب ایک دوست نے اس کے جولائی شمعہ کے چند اور اراق بھیج کر میری توجہ اس کی طرف منعطف کرائی ہے فوراً آپ کو یہ عرضہ بھیج رہا ہوں کامل پتہ پاس نہ ہونے سے معلوم نہیں پہنچے گا یا نہیں
میری عرضہ پچاہی سال سے متجاوز ہو گئی کہ (محرم ۱۴۳۶ھ کی ولادت ہے) اس لیے یقیناً عقل بھی سُجھیا گئی ہے ادارہ تحقیقات اسلامیہ میں نیک نیتی سے جو مضمون لکھا تھا وہ غلط ہو سکتا ہے کہ انسان ہوں الحق یعلو ولا یعلیٰ حق بات کا بول بولا ہو سکتا ہے انسانوں کا نہیں آپ کے ناظرین میری نہیں اہل علم کے فیصلے کی تنظیم کریں۔

فرنگستان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جہاں آئے دن اعتراض ہوتے رہتے ہیں ان میں ایک یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کچھ تھے اور کرتے کچھ اور مثال کر قرآن مجید نے چار پر بیولوں کی تحدید کی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نو یوں تھیں تھیں اعتراض معقول نظر آتا ہے اس لیے جواب کی ضرورت ہے اگر یہ خصالص بھوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے تو سر آنکھوں پر، اگر نہیں تو مسکت جواب کی ضرورت ہے۔ اتفاق سے تفسیر طبری وغیرہ پرانی مستند تابلوں میں ایک جواب ملا جس بقیہ مخفی بردا پر